ماہنامہ

منادی

نئی دہلی

بارگاہِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی کا



منادیًا ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

منادی

ماہنامہ — نئی دہلی

مدیر

خواجہ حسن ثانی نظامی

معاون مدیر

خواجہ سید مہدی نظامی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط و کتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ:

خواجہ حسن ثانی نظامی

ڈاکخانہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی ۱۳

سالانہ قیمت — پندرہ روپے ۱۵

غیر ممالک سے — چھ ڈالر ۶

فی پرچہ — ایک روپیہ ۵۰ پیسے

منادی ۱۹۲۶ء سے جاری ہے — یہ باسٹھویں جلد (۱۹۸۰ء) کا پہلا شمارہ ہے

سرخ لکیر

عنوان کے پیچھے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی قیمت اس شمارے سے ختم ہو گئی اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آیندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی۔ جلد منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیج کر ممنون فرمائیے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے۔

(منیجر)

فہرست

پرنٹر پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے جمال پرنٹنگ پریس اور خواجہ پریس دہلی میں چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا

انتخاب فوائد الفواد

ملفوظات سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی رح

از صاحب الفضل حضرت حسن علا سجزیؒ ——— ترجمہ: خواجہ حسن ثانی نظامی

نذر قبول کرنے کا طریقہ

اس بات کا ذکر نکلا کہ بعض مشائخ نقدی قبول نہیں کرتے۔ ارشاد ہوا کہ نقدی قبول کرنے اور اس کے خرچ کرنے کی شرائط ہیں۔ لینے والے کو چاہیے کہ جو کچھ لے حق لے۔ اس ضمن میں فرمایا کہ جب کسی کے سامنے نقدی پیش کی جائے فرض کرو کہ لینے والے کو کوئی علوی (اس وجہ سے) خیال کرے کہ اس نے دو گیسو کر رکھے ہوں[1]۔ اور وہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ فرزند رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ حالانکہ (دراصل) وہ علوی نہ ہو۔ (اس نے ویسے ہی لمبے بال رکھ چھوڑے ہوں مترجم) پس ایسی صورت میں وہ جو کچھ قبول کرے گا محض حرام ہوگا!

اس کے بعد یہ بات آئی کہ مرد کو چاہیے کہ کسی سے کچھ خواہش نہ کرے۔ نہ زبان سے کہے نہ دل میں خیال کرے کہ اگر فلاں مجھ کو کوئی چیز دے تو بڑا اچھا ہو۔ اگر بغیر مانگے اور بغیر دل میں خیال لائے اس کو کوئی چیز پہنچے تو وہ جائز ہوگی۔

اس درمیان ایک بزرگ کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا نہ دل میں لالچ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی مجھے کچھ دیتا ہے تو اسے لے لیتا ہوں چاہے دینے والا شیطان ہی ہو۔ خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے اس بات پر تبسم فرمایا اور کہا کہ ان بزرگ نے اسی طرح کہا ہے۔ ان کا مقصد دراصل یہ تھا کہ جو بھی مجھے کچھ دیتا ہے' میں لے لیتا ہوں۔ مجھے کیا خبر کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں سے لایا ہے۔ بس (اتنا کافی ہے) کہ مجھے خواہش نہیں ہوتی۔

---

[1] قدیم زمانے میں یہ رواج تھا کہ سید لمبے بال اور گیسو رکھا کرتے تھے۔ اور یہ ایک طرح کی شناخت سی بن گئی تھی۔ اگر کسی کو لمبے بالوں والا دیکھا جاتا تو یہ خیال کیا جاتا کہ یہ سید ہے۔ مگر غیر سیدوں کے لیے کوئی ممانعت اور پابندی نہیں تھی کہ وہ بال نہ بڑھائیں۔ بعض غیر سید بھی بال رکھتے تھے۔ اسی طرح بہت سے سید سر منڈاتے بھی تھے۔

شب معراج کا نہایت خفیہ عمل

سینوں کے بھید کا افشا

شیخ سنوسی کا ارشاد

(از امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ)

(جولائی ۱۹۱۳ء)

نئے زمانے والے دنیا کے کسی بڑے موقع اور دن کی یادگار میں خلقت کو انعام تقسیم کرتے ہیں۔ رعایتیں دیتے ہیں۔ راقم درویش اپنے آقائے نامدار طریقت و شریعت مدار حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی معراج کی یادگار میں اس راز کو آشکار کرتا ہے جو آج تک سینہ بسینہ تھا۔ اور جس کے لیے ہدایت تھی کہ خاص ضرورت اور مخصوص موقعے کے سوا ہرگز ہرگز ظاہر نہ کیا جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ آج کل سے بڑھ کر اور کون سا نازک وقت مسلمانوں کو پیش آئے گا اور دور حاضر سے زیادہ کون سا زمانہ خاص ضرورت کا ہوگا۔ جس میں اس بھید کو فاش کیا جائے۔

لہٰذا آج میں اس عجیب و غریب عمل کو شائع کرتا ہوں، جو دمشق میں حضرت شیخ سنوسیؒ کے ایک خلیفہ نے تعلیم فرمایا تھا اور جس کے کرنے کا موقع شب معراج ہے۔ پس جن کے دل میں خدا نے امور غیب کا ایمان دیا ہے جن کو ان مخفی طاقتوں کا یقین ہے۔ جو بارگاہ الٰہی سے اس کے مقبول بندوں کو دی گئی ہیں۔ تو وہ جیبیں اور گود پھیلائیں میں ان کو ایک بیش قیمت چیز دیتا ہوں۔ نہیں! میری کیا ہستی ہے! وہ دیتا ہے جو اس زمانے کا

ھادی و پیشوا

ہے۔ جس کے سینے کے انوار عنقریب دنیا کی تمام ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں۔ جس کا نام نامی سید احمد شریف السنوسی ہے۔ قربان ہم اس کے نام پر۔ فدا ہم اس کے کام پر۔ نثار ہم اس کی اس آن پر جو کفر و مظالم کو زیر و زبر کرنے والی ہے۔

حضرت شیخ کے خلیفہ نے فرمایا۔ شب معراج کا عمل نہایت مستند عمل ہے۔ نہایت موثر عمل ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کا آزمایا ہوا عمل ہے۔ اس میں ایک مقناطیس ہے۔ اس میں ایک بجلی ہے۔ اس میں ایک سحر حلال طاقت

شمالی افریقہ کے مشہور بزرگ جن کے مریدوں نے تحریک آزادی کی جدوجہد میں اٹلی اور فرانس اور دیگر اہل یورپ کے چھکے چھڑا دیے تھے۔ اور آزادی کی خاطر جان و مال کی ایسی قربانیاں دی تھیں جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں مشکل سے ملے گی آج لیبیا اور ٹیونس اور الجیریا کے آزاد ملک انہی کے مرہون منت ہیں۔

ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

۲۷ تاریخ کو دن میں روزہ رکھا جائے۔ شام کو صرف دودھ سے افطاری ہو۔ دودھ کے سوا اور کسی قسم کی غذا استعمال نہ کی جائے۔

اور تین آدمی یا سات آدمی یا گیارہ آدمی یا اکیس آدمی یا اکتالیس آدمی ایک خیال ایک عقیدے اور ایک دھن کے جمع ہوں۔ اول خوب نہا کر پاک صاف ہوں۔ اور ستھرے کپڑے جن کا رنگ سفید ہو پہنیں اور رات کے وقت خواہ اول شب خواہ پچھلی رات یہ عمل پڑھیں پچھلی رات بہت مناسب ہے۔

ایک ظرف جس میں پاک صاف پانی ہو پاس رکھ لیا جائے۔ اس کے بعد ہر شخص سات ہزار مرتبہ آیتیں تلاوت کرے

قلنا یا نار کونی بردا و سلا ما علیٰ ابراہیم

سلام قولا من رب الرحیم

تلاوت بہت آہستہ یعنی زبان کو سنبھال کر متانت اور وقار سے ہونی چاہیے۔ جلدی اور گھبراہٹ ہرگز نہ ہو۔ اور جب تعداد ختم ہو جائے تو پانی پر دم کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس میں اور پانی ملا کر جس قدر عمل پڑھنے والے ہوں اس سے غسل کریں۔ مگر غسل ایسے مقام پر ہو جہاں پانی کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔ غسل کے بعد قبلہ رو ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور پھر اپنی دینی اور دنیوی مرادوں کے لیے دعا مانگیں۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے سامنے قرآن پر ہاتھ رکھ کر حلف کریں کہ ہم جس قدر عمل پڑھنے والے یہاں حاضر ہیں جنھوں نے تیرے آبِ حیات میں غسل کیا ہے۔ عہد کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کو حقیقی بھائی سے زیادہ جانیں گے۔ اور ایک دوسرے پر جان فدا کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ ہماری جان ان کی جان۔ ہمارا مال ان کا مال۔ ہماری آبرو ان کی آبرو۔ حاضر و غائب ہم ایک دوسرے کے ہر حال میں شریک و ساتھ رہیں گے۔

اس عہد کے بعد سب لوگ باہمی مصافحہ اور معانقہ کریں اور وہیں اسی مقام پر سو جائیں۔

اس کا اثر اللہ نے چاہا یہ ہوگا کہ ان پر کوئی آسمان زمین کی بلا نہ آئے گی۔ ان پر کسی دشمن کا وار نہ چل سکے گا۔ ان کے گھروں میں اولاد میں، عہدے اور درجے میں عمر اور صحت میں خوشی و فارغ البالی دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی۔ اور باطنی برکات اس سے علیحدہ ہیں جن کا مشاہدہ عمل کے بعد ہوگا۔ ان کے لکھنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے

راقم درویش حسن نظامی اس عمل کی اجازت عام کرتا ہے۔ ہر شخص مجاز ہے کہ اس کو کام میں لائے۔ مگر مذکورہ شرائط کی پابندی لازمی ہے۔ نیز جب تک کم سے کم تین آدمی یگانہ ہوں۔ یہ عمل نہیں ہو سکتا۔ اکتالیس آدمی مہیا ہو جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ ورنہ اکیس، گیارہ، سات، پانچ، تین جس قدر ہو جائیں۔

جو حضرات ۲۷ تاریخ کو کسی مجبوری سے نہ کر سکیں۔ ان کو اجازت ہے کہ ۲۹ رجب کو یہ عمل کر لیں۔ مگر ۲۹ کے بعد پھر یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا اور دوسرے سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔

اردو گلستان

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کا منتخب روزنامچہ

۲۵ / ماہ نقی ۱۳۱۲ جو خمسی یوم خدیجہ
۰ رجب ۱۳۵۲ ھ چہارشنبہ
۲۵ / اکتوبر ۱۹۳۳ء بدھ، حیدرآباد دکن

روزنامچہ صبح محمد عبداللطیف صاحب سوداگرآہن اور ان کے داماد محمد عبدالنبی نظامی وکیل اور سیٹھ محمد عبدالکریم نظامی اور ان کے خسر مولوی شیخ حمید صاحب اور سید فخر اللہ شاہ نظامی اور حاجی فتح حسین نظامی اور ان کے فرزند محمد معین الدین نظامی وغیرہ اصحاب ملنے آئے تھے۔

ہمایون بانو آج میں نے اپنا اسباب سید ہمایون مرزا صاحب بیرسٹر اور ان کی اہلیہ ہمایون بانو کے مکان پر بھیجدیا۔ اور دوپہر کا کھانا بھی وہیں کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر نواب سالار جنگ بہادر سے ملنے گیا۔ کچھ دیر ان سے ملاقات رہی پھر ملا فتح اللہ صاحب سے ملنے گیا۔ جوان لڑکے کی وفات کے بعد سے ان کی زندہ دلی کا خاتمہ ہوگیا ہے، ہر وقت افسردہ اور غمگین نظر آتے ہیں۔

نواب عنایت علی خاں چار بجے نواب عنایت علی خاں صاحب کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ حکیم خسرو شاہ نظامی ان کے علاج کے لئے دہلی سے آئے ہیں۔ نواب صاحب کے بڑے صاحبزادے سے ملاقات ہوئی۔ جو نہایت دانشمند اور سلیقہ شعار ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ چل پھر نہیں سکتے کیونکہ ان کے دونوں پاؤں چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ نواب صاحب ہوش و حواس میں تھے۔ مجھ سے بہت اطمینان کے ساتھ باتیں کیں۔ سر مہاراجہ بہادر بھی کل ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے تھے۔ میں کچھ دیر وہاں ٹھہرا اور حکیم خسرو شاہ نظامی کو ساتھ لے کر کرنل آغا امیر سلطان صاحب نائب کوتوال بلدہ کے مکان پر آیا۔ جہاں انھوں نے مجھے چائے کی دعوت دی تھی۔ اور شہر کے بہت سے عائد کو مجھ سے ملانے کے لئے مدعو کیا تھا۔ جن میں راجہ وینکٹ راما ریڈی صاحب بہادر کوتوال بلدہ اور نواب میرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس اور نواب آغا یار جنگ بہادر معتمد اسٹیٹ نواب معین الدولہ بہادر اور نواب کاظم یار جنگ بہادر معتمد پیشی مبارک اعلیٰ حضرت اور نواب دوست محمد خان صاحب جاگیردار اور میر ولایت علی صاحب سابق نائب ناظم کوتوالی اضلاع اور سید شاہ صابر حسینی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ خاموش صاحب اور راجہ بچھا ریڈی صاحب فرزند کوتوال صاحب بہادر اور مولوی محمود علی صاحب نائب کوتوال بلدہ اور مولوی ابوالحسن صاحب معتمد سیاسیات اور مولوی سید احمد محی الدین صاحب ایڈیٹر روزنامہ اخبار "رہبر" وغیرہ اصحاب شریک تھے۔ آغا جانی کی بچیاں بھی ملیں۔ بہت ذہین ہیں اور بہت عقلمندی کی باتیں کرتی ہیں میزوں پر کھانے پینے کا سامان بہت مکلف تھا۔ خورد و نوش کے بعد حاضرین کا فوٹو لیا گیا۔ اور پھر مغرب کی نماز جماعت سے ہوئی۔ جس میں آغا جانی صاحب بھی شریک ہوئے۔ حالانکہ ان کو شیعہ کہا جاتا ہے۔ وہاں نوبت پہاڑ والے شاہ صاحب بھی تھے۔ جو جگہ جگہ اذانیں کہتے پھرتے ہیں۔ آغا جانی

صاحب اعلیٰ حضرت کے خاص معتبر آدمی ہیں۔ اور روزانہ کی حاضر باشی کا انھیں فخر حاصل ہے۔ ان کے والد نواب آغا یار جنگ بہادر میرے قدیمی ملنے والے ہیں اور یہ دونوں باوا بیٹے صورت شکل کے حسن وجمال میں بھی شاندار ہیں۔ اور حسن سیرت اور حسن علمیت بھی رکھتے ہیں۔ اور ذہانت کی برتری تو ان ایرانیوں کا حصہ ہے۔

یہاں سے رخصت ہو کر مولانا عنی شاہ نظامی کے مکان پر گیا۔ اور حضور خواجہ صاحب اجمیری رضؓ کے سالانہ عرس کی مجلس میں شریک ہوا۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد پہلے سے موجود تھے۔ عنی شاہ صاحب نے کھانے کا بھی انتظام کیا تھا۔ مگر میں کئی روز پہلے نواب دوست محمد خاں صاحب سے آج رات کھانے کا وعدہ کرچکا تھا۔ اس لیے کچھ دیر یہاں ٹھہر کر نواب دوست محمد خان صاحب کے مکان پر گیا جو اعلیٰ حضرت کی کنگ کوٹھی کے قریب واقع ہے، نواب دوست محمد خاں صاحب نے حسب ذیل عمائد کو مجھ سے ملانے کے لیے مدعو کیا تھا۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ۔ نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ۔ نواب بہادر جنگ بہادر جاگیردار وغیرہ۔ کھانے حسب معمول بہت پرتکلف تھے۔ اور اہل علم کی باتیں اس سے زیادہ پرتکلف تھیں۔ رات کے دس بجے ان سب سے رخصت ہو کر ہمایوں نگر میں گیا۔ سید ہمایوں مرزا صاحب باوجود علالت کے بیدار تھے۔ اور ڈاکٹر سید عابد حسین نظامی اور ان کے بھائی سید مصطفےٰ حسین نظامی اور حبیب اللہ نظامی میری ملاقات کے منتظر تھے۔ ان سے باتیں کیں۔ اور مختلف مقامات کے جو تار میرے نام آئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے ان کے جوابات لکھوائے۔ ہمایوں بانو نے گراموفون کے عمدہ ریکارڈ سنائے۔

بارہ بجے کے قریب سو گیا۔

۲۶ ماہِ نقی یومِ فاطمہ (جمعرات) حیدرآباد دکن

روزنامچہ صبح نماز کے بعد ہمایوں نگر کے خوبصورت و خوش منظر چمن میں چہل قدمی کی۔ پھر ناشتہ کیا۔ ہمایوں بانو ناشتہ اور کھانے میں ایسا تکلف کرتی ہیں کہ ان کی میز مرزا داغ کی غزل معلوم ہوتی ہے آٹھ بجے ناشتہ سے فارغ ہو کر نواب مرزا یار جنگ بہادر کے مکان پر آیا۔ عاشق حسین صاحب سید تاج پیران صاحب، سید جہانگیر علی نظامی اور ان کے بچے معین الدین نظامی نصیر الدین نظامی موجود تھے۔ ان سے مل کر روانہ ہوا۔

انیس الغرباء پہلے مدرسہ انیس الغرباء میں گیا۔ جو مولانا خواجہ بدر الدین صاحب نے قائم کیا ہے اور جس کو وہ سالہا سال سے چلا رہے ہیں۔ اور جس میں ایک سو کے قریب یتیم اور لاوارث اور نومسلم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ اور ان کو مختلف قسم کے ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔ ان بچوں میں پانچ، چھ نابینا بھی ہیں۔ سب بچے صاف ستھرے اور خوش نظر آتے ہیں۔ مولانا کا سلوک ان کے ساتھ اپنی اولاد کی طرح ہے۔ اور میں مولانا کے اس کام کو حیدرآباد میں ایک نمونہ کا قابل تقلید کام سمجھتا ہوں۔ ان کی بیوی بھی اس مدرسہ سے بہت دلچسپی رکھتی ہیں۔ اور یہ دونوں میاں بیوی حیدرآباد اور اس کے اضلاع میں بہت ہی محنت اور خلوص کے ساتھ قومی خدمت کرنے والوں میں ہیں۔ میں نے مدرسہ کے بچوں کو اور ان کے کاموں کو تفصیل کے ساتھ دیکھا اور اس کے بعد مولانا کی چھوٹی بچیوں سے ملنے ان کے گھر گیا۔ خواجہ بانو بھی اس گھر میں آچکی ہیں اور انھوں نے

یہاں کے ایک بڑے زنانہ جلسہ میں تقریر بھی کی تھی مولانا کی بچیوں نے مجھے نہایت عمدگی سے قرآن شریف سنایا۔

ڈاکٹر سید عابد حسین } مدرسہ سے رخصت ہو کر ڈاکٹر سید عابد حسین نظامی کے مطب میں گیا۔ بہت صاف۔ ستھرا اور سلیقہ کا مطب ہے۔ میری تصویر بھی لگی ہوئی ہے۔ اور حیدرآباد کے تو ہر چھوٹے ہر بڑے گھر میں بکثرت میری تصویریں آویزاں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے والد مولوی سید اکبر علی صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے بھی ملاقات ہوئی۔ سراج الدین نظامی اور سید مصطفےٰ حسین نظامی بھی وہاں تھے۔ مطب میں کچھ دیر بیٹھ کر ڈاکٹر صاحب کے زنانہ مکان میں گیا اور ان کی مستورات کے اس سلیقہ اور خوش مذاقی سے خوشی ہوئی کہ جس وقت میں نے مکان کے اندر قدم رکھا فوراً گرامو فون کا ایک ریکارڈ بجنا شروع ہوا۔ جس میں خیر مقدم کا بینڈ بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر کے بچے، بیوی بھی تھے اور سراج الدین نظامی کی بیوی بھی تھیں۔ ناشتہ کا بہت عمدہ سامان سامنے رکھا گیا۔ میں نے دو تین پھل چکھے اور اس کے بعد اس گھر سے روانہ ہوا۔ اور نواب سالار جنگ بہادر سے ملتا ہوا سر مہاراجہ صدر اعظم بہادر کے مکان پر پہنچا۔ جہاں آج حضرت خواجہ صاحب اجمیری کا سالانہ عرس تھا۔ بہت سے مشائخ اور عمائد حیدرآباد جمع تھے۔ پہلے قوالی ہوئی اور پھر نیاز ہوئی اور نیاز کے بعد میں نے اعلیٰ حضرت اور ان کے بچوں اور مہاراجہ بہادر اور ان کے بچوں کے لیے دعائے خیر کی۔ اور اس کے بعد دسترخوان پر گیا جو بہت وسیع تھا۔ مہاراجہ بہادر بھی اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہوئے۔

دیوان سنگھ کے ٹریکٹ } مہاراجہ بہادر کے ہاں سے رخصت ہو کر تین بجے شاہزادہ ولی عہد بہادر سے ملنے گیا۔ انھوں نے سردار دیوان سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار "ریاست" کے بھیجے ہوئے چار پمفلٹ دیے جن میں میرے خلاف نہایت دل آزار اور توہین آمیز مضامین تھے۔ ولی عہد بہادر نے کہا شاید اس شخص کو میرے اور آپ کے تعلقات کا علم نہیں ہے۔ میں یہ رسالے پڑھنے نہیں چاہتا، آپ ان کو لے جائیے۔ میں نے کہا آیندہ ہونے والے بادشاہ کو سب لوگوں کے اچھے برے حالات سے واقف رہنا چاہیے آپ نے اب تک میری اچھی شہرت سنی ہے اچھی باتیں سنی ہیں۔ مجھ کو پرانے بزرگوں کے لباس میں دیکھا ہے۔ اس لیے آپ نے میری نسبت اچھی رائے قائم کر لی ہے۔ مگر یہ رسالے چونکہ میرے ایک دشمن نے شائع کیے ہیں۔ اس واسطے ممکن ہے کہ ان میں کوئی بات ایسی بھی ہو جو میری تصویر حیات کے تاریک رخ سے آپ کو آگاہ کر دے۔ لہذا میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ ان رسالوں کو اول سے آخر تک پڑھ لیجیے۔ تاکہ آپ کو میرے سب ظاہر و پوشیدہ حالات کا علم ہو جائے۔ ولی عہد بہادر نے فرمایا میری آنکھیں گوارہ ہی نہیں کرتیں کہ میں آپ کے خلاف کچھ پڑھوں۔ لہذا آپ ان رسالوں کو لے جائیے میں ان کو اپنے پاس رکھنا بھی نہیں چاہتا۔

چونکہ اخبار ریاست حیدرآباد کے ملک میں ممنوع ہے اس لیے دیوان سنگھ صاحب نے یہ مخالفانہ رسالے چھاپے ہیں۔ اور رجسٹریوں کے ذریعہ یہاں بہت سے لوگوں کو بھیجے ہیں۔ مگر عجیب اتفاق ہے کہ جو ملتا ہے سردار صاحب کے اس فعل کو برا کہتا ہے اور میرے صبر و خاموشی کی تعریف کرتا ہے۔

اکبر منزل } ولی عہد بہادر سے رخصت ہو کر نواب مرزا یار جنگ بہادر کے ساتھ حیدرآباد کے باہر "راجپور" مقام پر گیا۔ جہاں عثمانیہ یونیورسٹی بننے والی ہے اور جہاں نواب اکبر یار جنگ بہادر نے

ایک خوبصورت مکان بنایا ہے۔ آج اس مکان میں نواب صاحب نے مجھے چائے کی دعوت دی تھی۔ چوں کہ میں شام کو چائے نہیں پیتا۔ اس واسطے ہر دعوت میں شریک تو ہو جاتا ہوں۔ مگر کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ نواب منظور جنگ بہادر وغیرہ بھی تشریف لائے تھے۔ مکان بہت خوبصورت بنا ہے اور جب یہاں یونیورسٹی کی عمارتیں بن جائیں گی تو یہ جگہ بہت آبادی کے مقام پر ہو جائے گی۔ بالفعل تو جنگل ہی نظر آتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کے پوتے بھی آج کل نواب صاحب کے ہاں مہمان ہیں، انھوں نے اپنے دادا کے بہت سے دلچسپ قصے سنائے

رحمت النسا نظامی کا مکان

دعوت سے فارغ ہو کر رحمت النسار نظامی کے مکان پر آیا۔ جو ان کے لئے ابھی ان کے داماد سعید ازلی نظامی نے بنوایا ہے وہاں رحمت النسار نظامی اور ان کی لڑکی سعید بانو نظامی اور رقیہ نظامی اور ان کی نواسیاں خواجہ بانو نظامی اور حور بانو نظامی اور محبوب بانو نظامی اور ان کی بہن مہر جہاں نظامی اور محبوب بانو کے شوہر اور ان کی والدہ وغیرہ بھی تھیں مجھے اس وقت ہمایوں بانو کے ہاں ایک زنانہ جلسہ میں تقریر کرنی تھی۔ جس کا انھوں نے کئی دن پہلے سے اہتمام کیا تھا مگر اتنی دیر ہو گئی کہ میں ہمایوں نگر نہ جا سکا۔ اور مغرب کی نماز پڑھ کر اس گھر سے روانہ ہوا۔ سعید بانو نظامی نے اپنے ہاتھ کا کاڑھا ہوا ریشمی تکیہ نذر کیا۔ اور سالکہ خاتون نظامی مرحوم کے شوہر نے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی موتیوں کی صنائی کا ایک نمونہ نذر کیا جس میں کلمہ لکھا ہوا ہے۔ پھر حبیب بانو نظامی کو دیکھنے گیا۔ آج بھی ان کو بہت تکلیف تھی۔ وہاں مولوی غلام احمد خاں، صاحب تعلقہ دار کی اہلیہ سے بھی ملاقات ہوئی یہاں سے رخصت ہو کر مولوی اکبر علی ایڈیٹر اخبار "صحیفہ" سے ملنے گیا اور کچھ دیر ان سے باتیں کیں، پھر جناب سید لاڈلے حسینی صاحب سجادہ نشین روضۂ خورد گلبرگہ شریف سے ملنے گیا اور ان کے بچوں کو بھی دیکھا۔

سرامین جنگ کے ہاں دعوت

رات کو آٹھ بجے سرامین جنگ بہادر صدر المہام پیشی اعلیٰ حضرت کے مکان پر گیا۔ جہاں انھوں نے کھانے کی دعوت دی تھی۔ اور بہت سے عمائد کو جمع کیا تھا۔ مثلاً نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس اور نواب فخر یار جنگ بہادر معتمد فینانس اور نواب معشوق یار جنگ بہادر اور کرنل امیر سلطان صاحب نائب کوتوال بلدہ اور سید شاہ صابر حسینی صاحب سجادہ نشین اور نواب جیون یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ وغیرہ۔

پہلے قوالی کا دور چلا، پھر کھانے کا دور ہوا۔ اس کے بعد پھر قوالی ہوئی وہیں رات کو اعلیٰ حضرت کا ایک عنایت نامہ پہنچا کہ کل گیارہ بجے ملاقات کے لئے آؤ۔

نواب سرامین جنگ بہادر کے کتب خانہ کی آرائش و زیبائش حیدرآباد میں بے مثل مانی جاتی ہے اور میں نے قوالی اسی کتب خانہ میں سنی تھی۔ سب ہمنشین ذی علم اور صاحب ذوق تھے۔ بڑا لطف رہا۔ دس بجے کے بعد دعوت سے فارغ ہو کر ہمایوں نگر میں آیا۔ ہمایوں بانو نے میرے پلنگ کے قریب اعلیٰ سے اعلیٰ میوے چن رکھے تھے۔ اور ہر قسم کی راحت کا انتظام تھا۔ ملاقاتی بھی منتظر تھے ان سب سے مل کر بارہ بجے سو گیا۔

vol. 61- No. 11-12 MAY-1987 Regd. No. D (SE) 195
Vol 62- No. 1-5
Telephone : 619807 R. N. 793/57
Telegrams : "KHAJGAN" New Delhi
THE MUNADI, NEW DELHI-110013



میلادنامہ رسول عربی

از
حضرت خواجہ حسن نظامیؒ

خواجہ اولاد کتاب گھر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی